از عدالتِ عظمی

اجگر سنگھ اور دیگران

بنام

ریاست پنجاب و دیگران

تاریخ فیصلہ: 25 جولائی 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

پی ای پی ایس یو کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1955:

زمین - چھت - اضافی زمین - کا دوبارہ تعین - مدعا علیہ کی اضافی زمین کا تعین - حتمی حیثیت حاصل کرنے کا تعین حکم ریاست کے زیر قبضہ اضافی زمین کا قبضہ - بیک وقت سرکاری اسکیم کے مطابق بے زمین افراد میں زمین تقسیم کی گئی۔ اس کے بعد اشتمال کی کارروائی میں زمین کے مالک کے پاس قانون کے تحت مقرر کردہ معیاری ایکڑ سے کم زمین پائی گئی۔ زمین کا مالک اضافی زمین کے از سر نو تعین کے لیے درخواست دائر کرنا- کمشنر کے ساتھ ساتھ نظر ثانی شدہ اتھارٹی کے ذریعے مسترد - رٹ - عدالت عالیہ نے ہدایت دی کہ اضافی زمین کا از سر نو تعین اور دوبارہ تعین کرنے کی ضرورت ہے - بے زمین افراد کی طرف سے ترجیحی اپیل جنہیں اسکیم کے مطابق زمین تقسیم کی گئی تھی - اضافی زمین کے تعین کا حکم حتمی ہونے کے بعد یہ زمیندار یا اس کی طرف سے دوبارہ تعین کا دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے لیے کھلا نہیں تھا- عدالت عالیہ کے ذریعے لیا گیا نظریہ غیر قانونی قرار دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2735، سال 1981۔

ایل پی اے نمبر 404، سال 1975 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 20.9.78 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس۔ ایم۔ اشری۔

مدعا علیہان کی طرف سے منوج سوروپ، کے سی گپتا اور اے کے گوئل۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

متبادل کی اجازت ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ایل پی اے نمبر 75/404 میں 20.9.1978 پر دیے گئے حکم کے خلاف اٹھتی ہے جس میں 8 مئی 1975 کے واحد جج کے حکم کی تصدیق کی گئی تھی جس میں 20 جولائی 1961 کی اضافی زمین پر قبضہ کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا اور اضافی زمین کے از سر نو تعین کی ہدایت کی گئی تھی۔ تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ پی ای پی ایس یو کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1955 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کلکٹر نے 28 مئی 1960 کی کارروائی کے ذریعے جواب دہندگان کی اضافی زمین کا تعین کیا۔ اپیل دائر کر کے حکم کو چیلنج نہیں کیا گیا۔ 3 جولائی 1961 کو ہتھیار ڈالنے کا نوٹس دیا گیا تھا جس میں جواب دہندگان سے کہا گیا تھا کہ وہ نوٹس موصول ہونے کی تاریخ سے دس دن کے اندر مذکورہ بالا اضافی زمین کا قبضہ فراہم کریں۔ مانا جاتا ہے کہ معیاری ایکڑ اراضی کا قبضہ ریاستی حکام نے اندر سنگھ سے لے لیا تھا جس نے 12 جولائی 1961 کو قبضہ کرنے کا اعتراف کیا تھا۔

اس کے بعد، یہ سال 1961-62 میں ہونے والی اشتمال کی کارروائی سے ظاہر ہو گا، یہ پایا گیا کہ اندر سنگھ کے پاس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ معیاری ایکڑ سے کم زمین تھی۔ نتیجتاً، جب اس نے حکام کے سامنے درخواست دائر کی تو کمشنر کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کرنے والے حکام نے اس دعوے کو مسترد کر دیا جس کے نتیجے میں رٹ پٹیشن دائر

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی گئی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، عدالت عالیہ کے واحد جج اور ڈویژن بنچ نے سرکاری حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا ہے کہ اندر سنگھ کے پاس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ معیاری ایکڑ سے کم زمین پائی گئی تھی جیسا کہ اشتمال کی کارروائی میں طے کیا گیا تھا۔ اس لیے اضافی زمین کا از سر نو تعین کرنے اور اسے دوبارہ بحال کرنے کی ضرورت تھی۔

سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ جب معیاری ایکڑ جس کو اندر سنگھ برقرار رکھنے کا حقدار تھا اس کا تعین کیا گیا اور 28 مئی 1960 بحُکم نامے کے ذریعے معیاری ایکڑ کی حد تک اضافی زمین کا تعین کیا گیا۔ اس حکم کو حتمی بننے کی اجازت دی گئی ہے، کیا اندر سنگھ یا اس کے ذریعے لقب کا دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ از سر نو تعین طلب کرے۔ جب انہوں نے حکم کو چیلنج نہیں کیا تھا اور اس کے بعد اشتمال کی کارروائی میں وہ مقررہ معیاری ہولڈنگ سے کم حد تک پایا گیا تھا، تو کیا وہ از سر نو تعین کے حقدار ہیں؟ ہمارا خیال ہے کہ یہ ناقابل قبول ہے۔ اندر سنگھ یا اس کے تحت ملکیت کا دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ مناسب فورم کے سامنے اپیل دائر کر کے اضافی زمین کے تعین کی درستگی کو چیلنج کرے۔ ماننا چاہیے کہ کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا تھا۔ دوسری طرف، حکم کو حتمی بننے کی اجازت دی گئی اور 18.82 معیاری ایکڑ کی اضافی زمین پر قبضہ کر لیا گیا جیسا کہ اندر سنگھ نے 12 جولائی 1961 کی کارروائی میں تسلیم کیا تھا۔ زمین کو بیک وقت حکومت کی اسکیم کے مطابق بے زمین افراد میں دوبارہ تقسیم کیا گیا تھا جو اس عدالت کے سامنے اپیل کنندہ ہیں۔ 28 مئی 1960 کے اس حکم اور 12 جولائی 1961 کی ترسیل کی کارروائی کو حتمی ہونے کی اجازت دینے کے بعد، اندر سنگھ یا ان کی طرف سے کسی کے لیے بھی از سر نو تعین کا دعوی کرنے کا اختیار نہیں ہو گا۔ عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ رٹ پٹیشن مسترد کر دی گئی ہے۔ لیکن، حالات میں، بغیر کسی لاگت کے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document